امام ابوالفراج ابن جوزی
ترجمہ : شاہ حسن عطا

حضرت عمر فاروق رضؓ کی عدالت

محمد بن عمر نے اسامہ بن زید اسلم سے انھوں نے اپنے والد اور ان کے والد نے اپنے والد سے یہ روایت کی ہے :

"ایک دن میں نے عمرو بن العاص کو عمرؓ کا ذکر کرتے سنا تو جیسے بات کرتے ان کا دل بھر آیا ، اور فرمایا "میں نے رسول اللہ اور ابوبکرؓ کے بعد عمرؓ سے زیادہ کسی کو اللہ سے ڈرتے نہیں دیکھا ، حق کے معاملہ میں نہ وہ باپ کی پرواہ کرتے نہ بیٹے کی ، اس کے بعد عمرو نے بیان کی :

جیسے ابھی کل کی بات ہو ، میں مصر میں اپنی قیام گاہ میں بیٹھا ہوا تھا ، کسی نے آکر اطلاع دی کہ عمرؓ کے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمٰن بسلسلۂ جہاد آئے ہوئے ہیں میں نے پوچھا : "یہ دونوں کہاں ٹھہرے ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ شہر کے بالکل سرے پر ٹھہرے ہیں اس سے پہلے مجھے امیرالمومنین نے لکھ بھیجا تھا کہ اگر میں کے اہل خاندان میں کسی کے ساتھ کوئی ترجیحی سلوک کروں گا کہ تو وہ مجھے اس پر قرار واقعی تنبیہ کریں گے چنانچہ ان دونوں کے والد کے خوف سے نہ تو میں انہیں تحائف دے سکتا تھا اور نہ ان سے ملنے جا سکتا تھا ، ابھی یہ ہو رہا تھا کہ کسی نے کہا :

عبدالرحمٰن بن عمر اور ابوسروعہ دم در منتظر ملاقات ہیں ، میں نے کہا :

کہہ دو اندر آجائیں ، یہ دونوں آئے تو مگر بھیس بدلے ہوئے آئے اور کہا کہ ہم پر حد قائم کیجیے کل شب ہم نے نشہ آور چیز پی تھی ۔ اس پر میں نے انھیں سخت سست کہا اور جھڑک دیا ۔

عبدالرحمٰن نے کہا :

"اگر آپ نے ہم پر حد نہ قائم کی تو میں والد کو اطلاع دے دوں گا "چنانچہ اب میری قطعی رائے یہ

ہوئی کہ حد قائم ہونی چاہیے ورنہ امیرالمومنین مجھ پر غضبناک ہو جائیں گے اور مجھے معزول کر دیں گے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ عبداللہ بن عمرؓ بھی آ گئے میں انھیں دیکھ کر کھڑا ہو گیا میں نے چاہا کہ ان کو مجلس میں ممتاز جگہ دوں ۔ عبداللہ نے انکار کیا اور کہا ۔

"میرے والد کا حکم ہے کہ میں بغیر کسی سبب حد اہم اور نا گزیر صورت کے آپ سے نہ ملوں اور موجودہ صورتِ حالات اسی نوعیت کی ہے ۔ میرا بھائی سب کے سامنے سر منڈوانے پر کسی صورت راضی نہ ہو گا رہا ضرب کا معاملہ ، سو اس میں آپ کو اختیار ہے"۔

میں نے عبدالرحمٰن اور ابو سروعہ کو قصرِ امارت کے صحن میں نکالا اور حدِ شرعی قائم کرتے ہوئے انہیں کوڑے رسید کیے ۔ چونکہ حد قائم کرنے کے ساتھ ساتھ شرعی مجرموں کے سر بھی منڈوائے جاتے تھے ۔ اس لیے ان کے اور عبدالرحمٰن دونوں کے برملا حلق راس سے انکار پر دونوں کی رعایت یوں کی گئی کہ عبداللہ اپنے بھائی عبدالرحمٰن اور ابو سروعہ کو لے کر محل کے ایک کمرے میں داخل ہوئے اور یکے بعد دیگرے دونوں کا سر مونڈا ۔ میں امیرالمومنین کو اطلاع دیتے ہی والا تھا کہ ان کا نامۂ گرامی صادر ہوا جو یہ تھا :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اللہ کے بندے عمرؓ ! امیرالمومنین کی جانب سے ، عاصی ابن عاصی کے نام ، ابن عاصی مجھے تمھاری جرأت و جسارت اور تمھاری بدعہدی پر حیرت ہوئی ، میں نے تمھارے تقرر کے معاملہ میں اصحابِ بدر تک کے مشورہ کو قبول نہیں کیا ۔ اور جب تم نے مجھے قول دے دیا کہ تم اپنے تمام وعدے پورے کرو گے اور میرے احکامات کے نفاذ میں کوشش کرو گے تو میں نے تمھیں امارت کے لیے چن لیا ۔ اب مجھے محسوس ہوا کہ تم نے بدعہدی کی ہے ۔ اب میرے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ تم کو معزول کر دوں ۔ تم نے میرے لڑکے عبدالرحمٰن کو برملا سزا دینے سے احتراز کیا ۔ تمھیں معلوم ہے کہ یہ میرے احکامات کی صریح خلاف ورزی ہے ، عبدالرحمٰن کی حیثیت بھی کسی دوسرے شہری کی تھی اور ان کے ساتھ بھی وہی سلوک ہونا چاہیے تھا جو کسی دوسرے کے ساتھ ہو سکتا ہے ۔ مگر تم نے تو یہ سوچا کہ عبدالرحمٰن امیرالمومنین کے بیٹے ہیں ۔ میرا مسلک یہ ہے کہ قدائی احکام کے نفاذ میں کسی کی رُو رعایت نہیں ہونی چاہیے ۔ میرا یہ نامہ پہنچے تو عبدالرحمٰن کو ایک اونٹ کی ننگی پشت پر سوار کر کے بھجوا دو تا کہ اسے اس کی کارگزاری کا مزا چکھایا جا سکے"۔

میں نے عبد الرحمٰن کو روانہ کر دیا اور ابن عمر کو ان کے والد کا خط پڑھوا دیا۔ اس کے بعد میں امیر المومنین کو معذرت کا ایک خط لکھا اور اس میں میں نے لکھا:

"اس کی قسم جس کی قسم سے بڑھ کر کوئی قسم نہیں ہو سکتی مسلمان یا غیر مسلم، حد میں قصر امارت کے صحن ہی میں قائم کرتا ہوں"۔

اپنا یہ خط میں نے عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے کر دیا۔

خلاصۂ کلام، جب عبد الرحمٰن اپنے والد کے پاس پہنچے تو حالت یہ تھی کہ وہ ایک لبادہ اوڑھے ہوئے تھے اور نقاہت کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنے اونٹ سے اتر بھی نہ سکتے تھے۔ چھوٹتے ہی امیر المومنین نے کہا: "عبد الرحمٰن یہ تم نے کیا کیا؟" اور بس انھیں درّے رسید کرنے شروع کر دیئے، عبد الرحمٰن بن عوفؓ نے کہا بھی: "امیر المومنین! ایک بار تو اس لڑکے پر حد قائم ہو چکی ہے"۔ عمرؓ ذرا متوجہ نہ ہوئے اور عبد الرحمٰن بن عوف کو جھڑک دیا، اب عبد الرحمٰن بن عمرؓ چیخنے لگے اور کہا "میں بیمار ہوں اور آپ مجھے مارے ڈال رہے ہیں"۔ لیکن عمرؓ بیٹے کو مارتے رہے اور انھیں قید کر دیا اور وہ مزید بیمار ہوئے اور مر گئے۔

زہری نے سالم بن عبداللہ سے اور انھوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہوئے اس واقعہ کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

"عہد فاروقی کا عہد تھا اور ہم مصر میں تھے۔ وہاں عبد الرحمٰن بن عمرؓ اور ابو سروعہ عقبہ بن الحارث نے کوئی ایسی چیز پی لی جو نشہ آور ثابت ہوئی۔ جب یہ بحال ہوئے تو مصر کے والی عمرو بن العاصؓ کے پاس گئے اور کہا کہ "ہم نے نشہ آور چیز پی لی ہے ہمیں پاک کر دیجئے"۔

یہ سب کچھ ہوتا رہا اور مجھے اس کا احساس تک بھی نہ ہوا، کہ یہ لوگ امیر المومنین کے پاس پہنچ گئے جب میرے بھائی نے مجھ سے اس کا ذکر کیا تو میں نے کہا: "تم اندر آجاؤ میں تمھاری سزا تم کو دے دوں اور تم کو پاک کر دوں۔

عبد الرحمٰن نے مجھ کو بتایا کہ انھوں نے تو امیر سے ذکر کر دیا ہے، میں نے کہا: "چلو میں خود تمھارا سر مونڈ دوں ورنہ برسر عام تمھیں یہ برداشت کرنا پڑے گا"۔

ان دنوں حد قائم کرنے کے ساتھ ساتھ شرعی خطا کار کا سر بھی مونڈ دیا جاتا تھا۔ عبد الرحمٰن میرے ساتھ ہو لیے اور میں نے اپنے ہاتھ سے ان کا سر مونڈا، اس کے بعد عمرو بن العاصؓ نے انہیں کوڑے

مارے، یہ اطلاع امیرالمومنین کو بھی پہنچی اور انھوں نے امیرِ مصر کو لکھا:

"میرے لڑکے عبدالرحمٰن کو اونٹ کی ننگی پشت پر سوار کرکے میرے پاس بھیج دو۔"

عمروؓ نے یہی کیا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے انھیں (عبدالرحمٰن کو) درے مارے اور ان کے پوری خلافت ہونے کے باعث ان کو مزید سزا دی اور پھر چھوڑ دیا۔

اس کے بعد کئی مہینے تک وہ تندرست و سالم زندہ رہے کچھ عرصہ بعد ان کی قضا آگئی اور وہ مرگئے لیکن عوام یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ اس لڑکے کی موت فاروق اعظمؓ کے اسے سزا دینے سے واقع ہوئی ہے حالانکہ اس کی موت طبعی موت تھی۔

میں (ابن جوزی) اس بات کا مخالف ہوں کہ یہ تصور بھی کیا جائے کہ عبدالرحمٰن بن عمرؓ نے شراب پی تھی دراصل انھوں نے نبیذ پیا تھا اور ان کا خیال تھا کہ اس میں نشہ کی صفت نہیں پیدا نہیں ہوئی یہی حال ابو سروعہ کا تھا، جو اصحاب بدر میں سے ہیں (یعنی وہ اس عظیم معرکہ حق و باطل میں پیغمبر کے جاں نثاروں اور اللہ کے غازیوں میں تھے) جس وقت نبیذ نے ان دونوں پر نشہ طاری کردیا تو دونوں نے چاہا کہ ان کی تطہیر اور پاکی کا انتظام کردیا جائے اور یہ اسی صورت میں ممکن تھا کہ ان پر شرعی حد قائم کی جاتی ہرچند کہ اس (نادانستہ نشہ خوری پر) ندامت ہی کافی تھی لیکن اللہ کے ان دونوں غیور بندوں نے اللہ کی رضا کی خاطر اپنے نفوس کو سخت ملامت کی اور اپنے کو حد کے لیے تسلیم کیا۔

جہاں تک عمرؓ کی ضرب کا تعلق ہے وہ حد نہ تھی اس لیے کہ حد دہرائی نہیں جاتی بلکہ اس کا مقصد یہ تھا کہ عبدالرحمٰن کی مزید فہمائش اور تنبیہہ ہوسکے اور امت کے سامنے شرع محمدی کی عظمت کا نقش قائم ہوسکے یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ لوگوں نے اس واقعہ کو امیرالمومنین سے انتقام لینے کا ایک حربہ بنا رکھا ہے کبھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ عمروؓ کے بیٹے کو بادہ نوشی کے سلسلہ میں مارا گیا اور کبھی یہ ان پر زنا کا الزام لگاتے ہیں۔ پھر رقت انگیز طرزِ کلام سے لوگوں کو منافقانہ رلاتے ہیں۔

میں نے اپنی تصنیف "کتاب الموضوعات" میں مختلف طریقوں سے اس روایت کا ذکر کیا ہے لیکن اپنی اس کتاب کو میں نے ان روایتوں سے ملوث نہیں ہونے دیا۔" ابن عمرؓ کا ارشاد ہے:

"میرے والد کو اطلاع ملی کہ ان کے لڑکوں میں سے کسی نے اپنے بیرونی حصہ مکان یا باغیچہ پر چھت ڈلوالی ہے۔ فرمایا:

"اگر واقعی ایسا ہے تو میں اس لڑکے کے گھر میں یقیناً آگ لگادوں گا۔"